نورافشان

قیمت سالیانہ بلا محصول عیصہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۴۱ جلد ۹ | لودیانہ ۱۳ اکتوبر ۱۸۸۱ء | قیمت فی پرچہ چوپائی

گلدستہ اخبارات

امیر کابل کی فوج نے بعد فتحیابی کے قندھار کو ۳ گھنٹہ تک لوٹا = قندھار کی حکومت میر محمد خان کے سپرد کی گئی ہے = فتح قندھار کی خوشی میں امیر نے اپنی فوج کو اجازت دیدی تھی کہ قندھار کے علاقہ میں خوب لوٹ مار کرے = عربوں نے خاص ٹیونس میں سخت فساد مچا رکھا ہے = ایوب خان ہرات میں جاوے گا = افغانستان کے تمام اضلاع پر اب امیر کا قبضہ ہو گیا ہے = خبر ہے کہ ایوب خان ترکستانی فوجوں کو بھرتی کر رہا ہے = امیر کابل کا ارادہ ہے کہ جبتک ایوبخان کو گرفتار نکر لوں کابل میں واپس نجاؤنگا = جنگ ایوبخان اور امیر کابل کے وقت طرفین کے پاس ۳۲ ہزار آدمی تھے = امیر کا یہہ بھی ارادہ ظاہر ہوا ہے کہ ہرات پر قبضہ کرنا چاہئے = چین اور جاپان میں سفیر بڑا زور کر رہا ہے = ملتان کا فساد بالکل رفع ہو گیا طرفین سے بھاری بھاری ضمانتیں لی گئیں = ہندوستان کے اکثر شہروں میں آجکل اہل ہنود و اسلام میں نااتفاقی پیدا ہو رہی ہے = روسیوں نے باطوم ریلوے کو تیار کر لیا ہے = ولایت سے تین رجمنٹیں ہندوستان کیطرف روانہ ہوئی ہیں = انگلنڈ اور فرانس کے درمیان تجارت کے بارے میں عہدنامہ ہو گیا ہے = روس نے دعوی کیا ہے کہ نہر سویز کے انتظام میں ہمارا بھی حصہ ہے = گورنمنٹ بمبئی نے اپنے احاطہ کے اخبارات کیواسطے ٹکٹ دار لفافے جاری کئے ہیں = معزول مہاراجہ بڑودہ کو آزادی ملنے والی ہے = نامہ بر کبوتروں کے پالنے کا حکم سرکار نے جاری کر دیا ہے = تازہ خبر آئی ہے کہ ایوبخان ایک بڑی فوج کے ہمراہ قندھار پر حملہ کریگا = منصوری تک ریل جاری کرنے کی تجویز ہو رہی ہے اور یہہ شاخ سہارنپور سے جاری ہو گی = ترکستان کا گورنر عاشق خان بھاگ گیا ہے = روم سے روس کہتا ہے کہ گذشتہ جنگ کا ہرجانہ بہت جلد ادا کرو ورنہ دوسری طرح وصول کیا جائیگا = خلاصہ

ایران اپنی سلطنت میں ایک اعلی درجہ کا کالج جاری کیا چاہتے ہیں = حکم ہوا ہے کہ ہندوستان میں گورہ سواروں کی ایک رجمنٹ گھٹا دیجاوے = جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب ۲۵ اکتوبر کو شملہ سے روانہ ہو کر ۳۰ تک لاہور میں داخل ہونگے = پشاور میں ایک ہفتہ کے اندر چند واردات قتل کی وقوع میں آئی ہیں = شاہ بخارا سخت بیمار ہیں = ماسکو میں آگ کے صدمے سے ۲۵ لاکھ روپیہ کا مال و اسباب جل گیا = لنڈن میں جو آگ ہفتہ گذشتہ میں لگی تھی اس سے سوداگران کا بہت ہی نقصان ہوا = سوئٹزرلنڈ میں زلزلہ آیا جسکے صدمہ سے ۳۰۰ آدمی [illegible] اور ۲۵ آباد گھر تباہ ہوئے = ۴ تاریخ کو جنگی لاٹ صاحب نے شملہ میں والنٹیر فوج کی قواعد دیکھی = سال گذشتہ میں کلکتہ و بمبئی کی ٹکسال میں ۴½ لاکھ روپیہ بنے = ایک ارب ۴۸ کروڑ خطوط پارسال انگلستان کی ڈاک میں پڑے = مدراس میں گورنمنٹ کو [illegible] کے لئے ٹیکا لگانا جاری کیا گیا ہے =

نورافشاں

—شملہ کی تار خبر ۱۰ اکتوبر سے معلوم ہوا کہ سردار محمد یوسف خان ۷ اکتوبر کو قندھار چھوڑ کر چند جتھیں لیکر گرشنک کیطرف روانہ ہوا ہی۔ خبر ہی کہ اُسکے ساتھ چند زمیندار لوگ بھی پیادے اور سوار ہیں۔ قندھار میں مشہور ہی کہ اہل وردک وجگوری ہزارہ نے غزنی کو لوٹ لیا ہی۔ امیر کابل قندھار میں رسالہ جمع کرکے کابل کیطرف بھیجنا چاہتے ہیں +

معلوم ہوتا ہی کہ امیر عبدالرحمان خان کی مشکلات تاحال حل نہیں ہوئی ہیں۔ مگر یقین ہی کہ وقت پر تمام افغانستان پر فتحیاب ہوکر امیر شیر علی کیطرح اپنی حکومت قایم کریگا +

—خبر ہی کہ کچھ عرصہ ہوا کہ علیگڈھ کے ہندو و مسلمانوں میں نااتفاقی ظہور پکڑنے لگی ہی۔ بعض آدمیوں نے تکرار اور جھگڑا برپا کرنیکی کوشش کی مگر حکام کی کارروائی سے فی الفور فرو ہوگیا۔ اُسوقت گائے کُشی کے معاملہ پر چھیڑ چھاڑ نہیں مگر بندر و نکے مارنے پر ہی۔ ضرور ہی کہ سرکار اس نااتفاقی کی طرف جو اہل ہنود و اہل اسلام کے درمیان ہورہی ہی لحاظ کرے +

—کہتے ہیں کہ ہمارے شہر لودیانہ کے اہل ہنود و اہل اسلام کے درمیان بھی کچھ رنجش نمودار ہونے لگی ہی۔ چنانچہ سننے سنا ہی کہ ایک شبدوالہ میں کوئی ہندو جاگھسا اور ایک مورت کو توڑ دیا اور پاخانہ بھی اُسمیں پھیر دیا۔ شہر میں مشہور ہی کہ یہ کام مسلمان کا ہی اور دوسرے دن ایک شریر نے ایک مسجد کے دروازے کے سامنے عین ظہر کی اذان کیوقت یعنے جسوقت موذن اذان دے رہا تھا گھنٹہ بجایا۔ اگر یہہ باتیں سچی ہیں تو نہایت ہی افسوس کی بات ہی۔ کیونکہ ایسے امورات کا نتیجہ سوائے فساد کے کچھ نہیں ہی۔ ہمیں یقین ہی کہ ہمارے شہر کے اہل ہنود و اہل اسلام کے معزز لوگ ایسی باتوں سے ناراض ہونگے۔ چاہیئے کہ وے فوراً اپنی اپنی قوم کے جاہلوں کو ایسے فعلوں سے روکیں +

—جبکہ لاہور میں اہل اسلام و اہل ہنود کے درمیان نااتفاقی ہورہی تھی اور بعد میں کتاب گنتھا سلوئی ودکتھا سلوئی وغیرہ جلائی گئی تھیں تو چند معزز صاحبان نے اور خاصکر مولوی محمد حسین و خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر وغیرہ کی کوشش سے سب جھگڑا رفع ہوگیا +

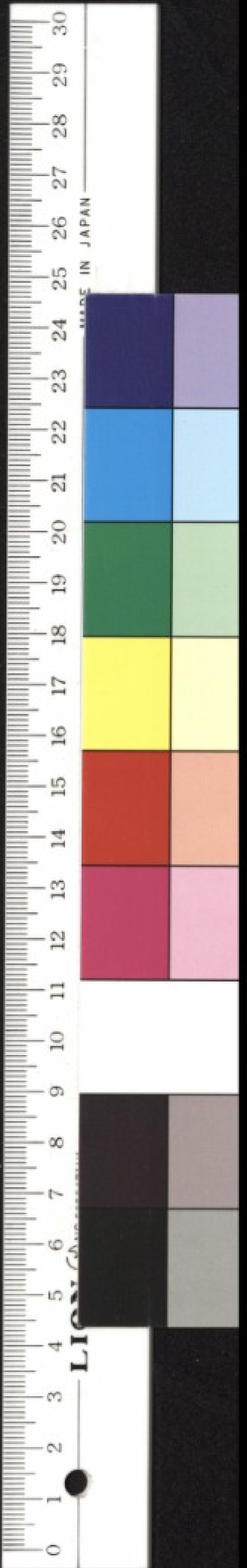
تاہم چند اخبارات اپنے بابو کارسپانڈنٹان کی تحاریر سے کالم کے کالم سیاہ کرکے کوشش کرتے ہیں کہ اس جھگڑے کو قایم رکھکر ترقی دیویں یہہ کارسپانڈنٹ اکثر مدارس کے طالب علم یا نیم انگریزی خوان جو اپنے ہوائی خیالات کی گستاخی سے لکھ ڈالتے ہیں چھپتے ہیں۔ مگر افسوس ہی ایڈیٹران پر جوکہ ان سانپ کے بچونکو انڈے ہی میں نہیں مارتے۔ بلکہ انکو دلیر بنانے اور صحیح سلامت چھوڑ دیتے ہیں تاکہ اور ونکو ضرر پہونچاویں۔ اُمید ہی کہ سرکار غور کرکے انکو ہدایت فرمائے کہ اخبار نویسی کی آزادگی کس چیز کو کہتے ہیں +

—ہفتہ گذشتہ میں اخبار سیول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایک کارسپانڈنٹ کی خبر دیں مراد چھپی کہ شملہ کے چند عیسایان ماتحت مسٹر ٹام ایڈورڈس نے مسلمانوں پر حملہ کرکے ہنگامہ برپا کیا۔ مگر اب اخبار مذکور مطبوعہ ۱۱ اکتوبر میں ایک اور کارسپانڈنٹ کی چٹھی چھپی ہی جس سے حقیقت حال معلوم ہوا یعنے یہہ کہ ایک مولوی بدستور وعظ کرتا تھا۔ پانچ یا چھ عیسائی ماتحت مسٹر ٹام ایڈورڈس صاحب اُسطرف کو گذرے اور وعظ کھڑے ہوکر سننے لگے۔ اسپر مولوی دین عیسوی و سرکار انگریزی و عیسایونکو حقارت آمیز کلمات سنانے لگا۔ عیسایوں نے کوشش کی وہ ایسے کلمات سے اپنی زبان بندکرے مگر ناکامیاب ہوکر چلے گئے۔ بعد اُنکے چلے جانے کے مولوی مذکور نے اپنی تقریر کو بند کیا۔ اور اُنکے پیچھے ہوکر اُنمیں سے دو عیسایونکو جو دین اسلام کی بابت گفتگو کررہے تھے پاکر ایک کو پکڑ لیا اور بازار کے طرف کھینچ لیگیا۔ مولوی کے ہمراہ قریب دو سو کے مسلمان تھے۔ ڈپٹی انسپکٹر پولیس جو خود مسلمان ہی شور سنکر آیا اور عیسائی کو چھوڑ لیا اور بعد تحقیقات کے مولوی کو شملہ کی حدود سے نکالدیا +

—ولایت کے اخبارات سے معلوم ہوا کہ ملک افریقہ کے عرب بردہ فروش پادریوں سے نہایت ناراض رہتے ہیں کیونکہ پادریوں کے باعث سے اُنکی شیطانی خرید و فروخت و بازار ظلم سرد ہوتا جاتا ہی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اُنہوں نے پادری طامس صاحب کا جو متعلق لنڈن مشنری سوسائٹی مقام اجی جی مقیم ہیں مقابلہ کیا۔ صاحب موصوف نے بہادرانہ اُنکو کہا کہ چاہتے ہو تو قتل کرڈالو مگر میرے ایک کے قتل ہوجانے پر بجائے ایک کے دو پادری کھڑے ہونگے اور میرے مرنے کا صرف یہی نتیجہ ہوگا کہ مشن ترقی پاوے۔ یقین ہی کہ ایسی بہادری کے سامنے شیطان کا لشکر شکست کھاویگا +

—افریقہ میں ایک اور آبنائی دریافت ہوئی ہی اور اُسکے دریافت کرنیوالے پادری طامس صاحب مذکورہ بالا ہیں۔ وہ آبنائے ٹنگینیکا کے جنوبی اطراف کے گوشہ پورب کو ۳۰ یا ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہی۔ طول میں ۶۰ یا ۷۰ میل ہی اور چاروں طرف اُسکے پہاڑ ہیں۔ اور تمام اطراف کے دریا اُسمیں گرتے ہیں مگر اخراج کی کوئی جگہہ ابھی تک معلوم نہیں ہوئی ہی۔ صاحب موصوف نے اُسکا نام آبنائے لیو پولڈ رکھا ہی جو ہماری حضور قیصر ہند کے فرزند کا نام نامی ہی +

—کچھ عرصہ ہوا کہ ایک خورد اگنبوٹ ملک افریقہ کو بدیں مراد روانہ کیا گیا تھا کہ آبنائے نیاسا پر لگایا جاوے۔ اخبارات سے خبر ملی ہی کہ مسٹر جیمس سٹورٹ صاحب سی۔ ای نے جو لیونگسٹونیا مشن سے متعلق ہیں اس اگنبوٹ کو آبنائے مذکورہ تک پہونچایا اور راستہ میں دریا کے ایک دہانے کے باعث ضرور تھا کہ



بقیہ تم مسیح کے حق میں کیا گمان کرتے ہو

دوسرا باب

اس بیان میں کہ دنیا کے لوگوں نے مسیح کے حق میں کیا گمان کیا ہے

دنیا کے لوگ ہماری مراد اُن اشخاص سے ہے جو عیسائی کلیسیا سے باہر ہیں خواہ یہودی یا غیر قوم ہوں اُن لوگوں کے لئے عیسٰی مسیح ایک مشکل معما ہو رہا ہے اُنکے بیشمار اور متفرق گمانوں سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسکا حل کرنا نہایت مشکل تھا فرصت نہیں کہ دنیا کے علماؤں کی جانفشانی اور فیلسوفوں کی جدو جہد کا جو اُنہوں نے اس چھوٹے سے سوال کے جواب میں کی ہے کہ مسیح کون ہے بیان کریں +

وہ سبب جس سے اس مضمون کی بابت اتنی مختلف رائیں ہوئیں یہہ ہے کہ اُس کی کُل کیفیت ایک ایسی رائے سے جو محدود اور قابل یقین ہو نکالنا مشکل ہے یہہ ایسی بات ہو رہی ہے جیسے کوئی آدمی قفل سوالی الگ الگ ٹکڑوں کے جوڑنے کی کوش[ش] کرے شروع میں تو کام بخوبی چلتا ہے ایک ٹکڑہ دوسرے سے ملتا ہے اور وہ خوش ہو کر یہہ کہنے پر ہوتا ہے کہ اب کھل گیا لیکن رفتہ رفتہ وہ دیکھتا ہے کہ دو تین ٹکڑے ایسے ہیں جنکو کسی طرح سے ملا نہیں سکتا اگرچہ اُسکی ہیئت خوبصورت اور باترتیب نظر آتی ہے اور وہ اُس سے نہایت ہی خوش ہوتا ہے لیکن جبکہ دو تین ٹکڑے باقی ہیں اور وہ اُنھیں کسی طرح سے ملا نہیں سکتا تو مایوس ہو کر اُنکو چھوڑ دینا اور دوسرا بنانا پڑتا ہے اغلب ہے کہ دوسری تدبیر میں بہ نسبت پہلے کے بہت ہی فرق ہوگا سابق کے موافق وہ بعض ٹکڑوں کو اچھی طرح سے ملاتا ہے پھر جب دو تین ٹکڑوں کو نہیں ملا سکتا ہے اور اُسی طرح بیشمار غلطیوں میں مبتلا ہوتا جاتا ہے تو مایوس و متنفر ہو کر اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ درحقیقت صرف ایک ہی تدبیر ہے جس سے اس قفل کا ہر ایک ٹکڑہ بکمال ترتیب سے ملایا جاتا ہے اور جب تک وہ اُسکا بھید نہ پا سکے متردد اور مایوس رہتا ہے +

ایسا ہی کئی ایک گمانوں میں عیسٰی مسیح کی ذات و صفات کی بابت ہوا ہے ہر ایک گمان میں کئی باتیں تھیں جو اُس عجیب شخص کی تواریخ میں پائی جاتی ہیں ہر ایک گمان کا موجد اور اُسکے پیروں کا ایک گروہ کچھ عرصہ تک اُس جدید و باحکمت تدبیر سے خوش ہوئے اور اُنکو یقین ہو گیا کہ ہم نے دریافت کر لیا کہ مسیح کون ہے مگر زیادہ تحقیق اور نیز مخالفوں کے اعتراضات سے بعض اختلاف ظاہر ہوئے مثلاً خاص باتیں تھیں جو اُنکا انہ ہوئیں اور بھاری امور تھے جو اُس میں سمائے۔ اُن پرزوں کو کسی نہ کسی طرح سے قفل وسواسی میں جوڑنا ضرور تھا چنانچہ وہ گمان بدلا گیا یا نیا ایجاد کیا گیا۔ تواریخ سے مترشح ہوتا ہے کہ دنیا کے لوگوں نے عیسٰی مسیح کے دریافت کرنے میں بارہا ایسا ہی کیا ہے اُن کے سوا جنہوں نے خدا کے فضل سے اُس ایک ہی گمان کو جس سے یہہ مشکل حل ہوتی ہے قبول کیا ہے اور سب کے لئے مسیح ہمیشہ ایک سخت معما اور مجہول کر کھلا ہوا اشتہر ہو رہا ہے +

...ایسی حال یہودیوں کا تھا اکثروں نے اُسکے ...نے اور اُسکے الٰہی دعووں کو رد کیا اسلئے کہ اُس... حالت اور حلیمی اور روحانی تعلیم اُس شان و... سے بالکل مخالف تھی جو وہ مسیح کی بادشاہت کی بابت گمان کرتے تھے اور اگرچہ وہ اُسکے انکار کرنے پر متفق تھے لیکن اس بات میں متفق نہ ہو سکے کہ وہ کون تھا بعضوں نے کہا کہ وہ نیک آدمی ہے اوروں نے کہا نہیں وہ لوگوں کو فریب دیتا ہے اس بات کے جواب میں جب مسیح نے اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ لوگوں کا میرے حق میں کیا گمان ہے اُنہوں نے کہا۔ بعضے کہتے ہیں کہ تو یوحنا بپتسمہ دینیوالا ہے بعضے الیاس اور بعضے یرمیاہ یا نبیوں میں سے ایک متی کا ۱۶ باب ۱۴ آیت +

جبکہ دین عیسوی کی منادی غیر قوموں میں ہونے لگی اُسوقت بھی اس مشکل سوال کی بابت کہ مسیح کون ہے تکرار رہا بعض اشخاص جو بپتسمہ پا کر کلیسیا میں شامل ہوئے رفتہ رفتہ وہ بیزار ہو گئے غرض اُنکو پاک اور سچی کلیسیا کا وہ سلیس مسئلہ اپنے مقدس یشوع عیسٰی مسیح کی بابت خلاف حکمت و نامعقول اور خلاف قیاس معلوم دیا وہ عیسٰی مسیح کی ذات و صفات کی بابت کلیسیا کے عقاید کے سدھارنے کے درپے ہوئے اُنہوں نے اپنے لئے بہت سی ایجادیں کیں پھر اوروں نے اُنکے انکشاف پر ترقی کی اور ایسا ہی ہوتا رہا۔ ایک فرقہ بعد دوسرے کے ہوتا رہا ہر ایک میں باہم اختلاف تھا اور ہر ایک فرقہ کا یقین یہی تھا کہ مسیح کی نسبت میرا ہی خیال صحیح ہے اور اُسی پر لگے رہے جب تک کہ ایک ... اُسکی جگہ نہ ہوا۔ اسیطرح پر بے فایدہ مباحثے میں کئی صدیاں گذر گئیں (اپنے سچی کلیسیا کی حقیقت کے معترضوں کے لئے بیفایدہ مباحثے) کیونکہ وہ شبہ اور اختلاف کے دلدل میں زیادہ ہی دھنس گئے تھے لیکن اُن مباحثوں کی

تو مسیحی کلیسیا پر یہہ ہوئی کہ وہ اُس حقیقت پر جو شروع سے رکھتی تھی زیادہ قایم ہوئی +

مسیحی کلیسیا کے پہلے مخالفوں میں بعضے تھے جنہوں نے عیسیٰ مسیح کی خالص اور سادہ انسانیت کی تائید میں تکرار کیا وہ اثبات کرتے تھے کہ وہ انسان کے سوا کچھ نہ تھا یعنے ویسا ہی انسان جیسا کہ اور سب آدمی ہیں وہ کہتے تھے کہ عیسیٰ مسیح کے صرف انسان ہونے میں کوئی مشکل معلوم نہیں دیتی ہے۔ اغلب ہے کہ اُنکا طریق اِس زمانہ کے موحد اور برہمو سماج کے طریق سے بہت مختلف نہ تھا لیکن ایک خاص امر میں فرق تھا جو غور طلب ہے یہہ بات مشہور ہے کہ اِس زمانہ کے موحد* اور برہمو اُن باتوں کو جو مسیح کی تواریخ میں بطور معجزہ کے بیان ہوئی ہیں بالکل رد کرتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ کس سبب سے وہ ایسا کرتے ہیں حالانکہ اُنہیں سے اکثر مسیح کی کیفیت کے نوشتوں کو معتبر جانکر بار بار اُنکو پیش کرتے ہیں گویا کہ اُنہیں صحیح جانتے ہیں اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ معجزوں کا بیان مسیح کی تواریخ سے ہر موقع پر ملتا ہے تو بھی ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے برہمو دوست کہتے ہیں کہ ہمکو مسیح کی تواریخ سے اُن باتوں کو جو فوق الانسان ہیں نکال دینا چاہئے اسلئے کہ وہ محال اور ناممکن ہیں پر یہہ عجیب ماجرا ہے کہ قدیمی موحدوں نے ایسی درخواست نہ کی۔ اُنہوں نے بھی مثل اُن یہودیوں کے جنہوں نے مسیح کے معجزونکو دیکھکر [illegible] کیا تھا چنانچہ یقین کامل ہے کہ اگر ابتدا زمانہ میں اُنکا انکار ایسا ہی آسان ہوتا جیسا کہ اِس انیسویں صدی میں بعضے خیال کرتے ہیں تو اُن متعدد لیئق مخالفان دین عیسوی کو اس نتیجے کے اختیار کرنے میں تامل نہ ہوتا مگر یہہ ہے کہ اُنہوں نے معجزوں کی اصلیت کے لئے مسیحی نوشتوں کی شہادت کو تو قبول کر لیا پر اکثر اس بھی دلیل پر کہ معجزہ کی قدرت مسیح کی الوہیت کا ثبوت ہے مقابلہ کیا اُنکا قول یہہ تھا کہ ایسا نہیں ہو سکتا ہے معجزے جادو کے ہنر سے بھی کئے جا سکتے ہیں یا مسیح نے معجزے اس خفیہ طاقت سے کئے پس الوہیت سے اُسے کچھ تعلق نہ تھا اب ہمکو یقین ہے کہ اگر اِس زمانہ کے موحد اور برہمو صرف مسیح کے معجزوں کی حقیقت کو قبول کر سکیں تو اُنکو اُسکی الٰہی قدرت پر تکرار کرنا ممکن ہو گا کیونکہ ہر ایک آدمی یقین کرتا ہے کہ اگر امر جبلی میں خرق عادت ہووے تو یہہ خرق عادت کرنا الٰہی کام ہے +

باقی آئندہ

* موحد اسے کہتے ہیں جو خدا کو ایک مانتے ہیں پر اس کتاب میں ایسے اصطلاح سے مطلب یہہ ہے کہ وہ لوگ جو خدا کو ایک مانتے لیکن الوہیت مسیح و مسئلہ تثلیث کے منکر ہیں گو ہم کو معلوم ہے کہ عیسائی حالانکہ مسئلہ تثلیث کو مانتے ہیں تو بھی موحد ہیں۔ مترجم

بقیہ مسیحی عقیدہ کا ۷ نمبر

صلیب پر کھینچا گیا مر گیا

جتنے صدر میں مسیح کے کفارہ کا بیان کیا ہے اتنا ہی جان قبول کر لینا نجات کے واسطے کافی ہے لیکن مسیحی معلموں نے ہر ایک زمانہ میں مسیحی کفارہ کی خصوصیت کے بیان کرنے کا قصد کیا اور اُسکی مناسبت اور ضرورت ظاہر کی اُنہوں نے دکھلایا کہ کسطرح ایسا کفارہ خدا کی ذات اور صفات کے مطابق ہے اور کسطرح سے اُسکے وسیلہ سے خدا کی سلطنت کا انتظام قایم رہتا ہے کلام [illegible] کی بہت سی آیتیں اُنکو اِس کام میں مدد دیتی [illegible] اِس مقام میں اُنکے برخلاف کچھ کہنا نہیں [illegible] صرف اتنا ہی گذارش کرتا ہوں کہ اِس قسم [illegible] نہایت خبرداری کے ساتھ قبول کرنا چاہئے اور یہہ بھی تمیز کرنا چاہئے کہ اِس بیان میں کسقدر خدا کا کلام موجود ہے اور کسقدر انسان کی عقل کا نتیجہ۔ یہہ بھی یاد رکھنا مناسب ہے کہ انجیل کے بہت سے الفاظ جو اِس مقدمہ میں مستعمل ہوئے ہیں مجازی اور مستعار ہیں مثلاً جب مسیح کی موت کو قرض ادا کرنے کے ساتھ یا قیدی یا غلام کو فدیہ لیکر چھوڑانے کے ساتھ یا کفارہ کرکے تعبیر کیا تو یہی مجاز اور استعارہ تھا کیونکہ مسیحی نجات کی پوری پوری مشابہت ہمارے دنیاوی کار و بار اور تعلقات کے ساتھ کبھی نہیں مل سکتی خدا کی نسبت خطاکار انسان کے ساتھ عجیب قسم کی ہے اُسکی نظیر دنیا میں نہیں ملتی وہ نہ صرف اُنکا باپ ہے بلکہ حاکم بادشاہ قاضی سب کچھ وہی ہے اور وہ کام جسکے وسیلہ سے مسیح نے صرف ایکبار اپنے آپکو قربانی گذرانکر انسان کے لئے خلاصی حاصل کی ایسا عجیب ہے کہ اُسکی مثل دنیا کی عدالتوں میں یا انسان کے کار و بار میں نہیں پایا جاتا اِسواسطے جو تشبیہ اُسکے بیان میں استعمال کیجاتی ہے وہ ہمیشہ ناقص اور ناتمام [illegible] مسیحی جماعت میں بہت سے معلم اُس قسم کے [illegible] جو تعلیم کرتے ہیں اور سکھلاتے ہیں کہ [illegible] کفارہ کی مطلق ضرورت تھی وہ کہتے ہیں کہ [illegible] گناہ کی معافی نہیں ہو سکتی تو بھی کیسی ہی [illegible] اور پوری کیوں نہ ہو کفارہ بدون گناہوں کی معافی حاصل نہیں کر سکتے وے یہہ بھی کہتے ہیں کہ مسیح نے کفارہ صرف برگزیدوں کے لئے کیا ہے اور اُس کفارہ کا مطلب یہہ ہے کہ مسیح اُنکے واسطے ضامن ہوکر اُنکی جگہہ پر خدا کی عدالت میں کھڑا ہو گیا اُنکی قصورواری اپنے اوپر اُٹھالی اور اُنکی جگہہ میں خدا کی حکم عدولی کا قہر سہا اور اپنی جان دیدی اُنکی بہت

اُنکی موت کے برابر سمجھی گئی اور اُسکے وسیلہ سے الٰہی انصاف پورا ہوا اگر یہہ بیان مسیح کے کفارہ کا کسیکو سچا معلوم دیوے انجیل کی پوری پوری شہادت اور خدا کی ذات اور صفات خصوصاً اُسکی بے نہایت محبت اور فضل کے مطابق - اگر کسیکو دوسرے قسم کے کفارہ سے تسلی نہیں ہوتی - اگر کسیکو معلوم دیوے کہ صرف اُسیکے وسیلہ سے خدا کا جلال اُسکی حکومت اور پاکیزگی قایم رہتی ہے - اگر کسیکو ایسا معلوم دیوے تو بیشک وہ اپنے یقین پر قایم رہے لیکن ایسا شخص تعجب نکرے کہ بہت سے بائبل کے پڑھنے والے اور بائبل پر یقین کرنیوالے لوگ ہیں جنکی نگاہ میں اِس قسم کا بیان کفارہ کا صحیح نہیں ہے جو سمجھتے ہیں کہ یہہ بیان نہ بائبل کے مطابق ہے نہ خدا کی ذات وصفات کے لایق ہے وہ کہتے ہیں کہ اِس بیان سے خدا ایک سخت اور بیرحم قاضی کی طرح ظاہر ہوتا ہے نہ کہ جیسا بائبل میں مرقوم ہوا کہ رحیم اور کریم اور فضل سے بھرپور باپ - اُسکے وسیلہ سے خدا کی محبت کا ظہور دور ہو جاتا ہے اور کفارہ ایسا معلوم دیتا ہے کہ گویا وہ ایک قانونی یا سوداگری کا انتظام ہے جسمیں رحم اور فضل کا [illegible] کمتر پایا جاتا ہے ایسے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نہیں کہہ [illegible] کہ خدا گناہوں کی معافی اور طرح کر سکتا ہے یا نہیں [illegible] یہہ جانیں کہ مسیح کی موت کل گنہگاروں کی ہمیشہ [illegible] موت کے برابر ہے یا نہیں ہمارے دلکو اِسمیں شک ہے کہ مسیح کی موت سزا کی موت تھی اور اُسمیں خدا کا غضب اُسپر نازل ہوا یہہ بھی یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ مسیح نے صرف برگزیدوں کے لئے اپنی جان دی تو بھی اِس قسم کے لوگ سچے مسیحی ہیں اور مسیح کے کفارہ پر اُنکا یقین پورے دل سے مانتے ہیں کہ مسیح اُنکے گناہوں کے لئے قربان ہوا اور اُنکی قربانی کے وسیلہ سے اُنکو نجات ہے کفارہ کا مسئلہ مسیحی دین کا ایک رکن ہے اور جامع کلیسیا کا اعتقاد اُسکی نسبت یہہ ہے کہ خدا کا اکلوتا بیٹا ہمارا خداوند پاک نوشتوں کے مطابق ہمارے گناہوں کے واسطے موا اور اُسمیں اُسکی خاطر اور اُسکے لہو بہانے سے ہم نجات یعنے گناہوں کی معافی پاتے ہیں کفارہ کی نسبت خیالوں کی کسی رائے کو ہم قبول کریں اُس سے ہمیں نقصان نہیں پہونچ سکتا اگر ہم کفارہ کے مطلب کو مدنظر رکھیں ایمان لینا کافی نہیں ہے کہ مسیح ہمارے گناہوں کے واسطے موا اور ہم اُسکی موت کے وسیلہ سے خدا کے حضور راستباز گنے جاتے ہیں بائبل میں مسیح کے کفارہ کے دو بیان ہیں پہلا یہہ کہ اُسکے سبب سے خدا گنہگاروں کو بخشنے میں عادل اور پاک ٹھہرتا ہے اُسکا رحم اور فضل بھی قایم رہتا ہے باقی آئندہ

مراسلات

مولوی سیّد احمد بالقابہ

اور بابو کیشب چندر سین

ایڈیٹر صاحب اخبار نورافشاں لودیانہ -

مولوی سیّد احمد خان بہادر سی ایس آئی کو میں مدت سے جانتا ہوں - اور بابو کیشب چندر سین صاحب سے بھی سنہ مذکور ہی سے واقف ہوں - مولوی صاحب ممالک مغربی وشمالی کے نجم ہیں اور بابو صاحب بنگالہ کے چمکدار ستارہ ہیں - سیّد صاحب علوم عربی وفارسی میں یکتائے عہد ہیں اور سین صاحب انگریزی اور سنسکرت میں وحید عصر ہیں - جسطرح مولوی صاحب کو انگریزی میں بزرگوں کا سا دخل ہے اُسیطرح بابو صاحب کو اُردو میں بنگالیوں کی سی مداخلت ہے - باوجودیکہ سیّد صاحب علوم انگریزی سے ناآشنا محض ہیں پھر بھی اُنکا دماغ اِس درجہ کا عالی ہے کہ کسی مہذب اور تعلیم یافتہ ملک کے عالم اور مدبر سے کم نہیں - بابو صاحب باآنکہ انگریزی علوم اور زبان کے بڑے بڑے متبحر علما کے نزدیک ایک بجز فخر ہیں لیکن عجیب معاملہ ہے کہ اُنکو اوایل ہی سے دینیات میں تحقیقات و معرفت ہے - مولوی صاحب کی عمدہ تصنیفات خصوصاً تہذیب اخلاق اور حسن معاشرت اور کسیقدر [illegible] بھی بہت ہی پسند کے قابل ہیں تسپر بھی اُنکی [illegible] تصنیفات اِس جوہر سے معرا ہیں - بابو صاحب [illegible] خاص مذہبی تصنیفیں بلندی خیالات اور حقیقی [illegible] کے لحاظ سے عام قبولیت کے لائق ہیں +

ایڈیٹر صاحب ! مولوی سیّد احمد بالقابہ آجکل [illegible] کی تفسیر لکھ رہے ہیں اور کئی ایک سیپارہ [illegible] مشتہر بھی ہو چکی ہیں - حقیقت میں بلحاظ عقلی [illegible] کے سیّد صاحب نے بہت ہی فضیلت دکھلائی ہے حتّٰی کہ بڑے سمجھدار انسان کی عقل بھی بجز تسلیم کے کچھ چارہ نہیں دیکھتی - مگر عرفان کے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ سیّد صاحب بھی نرے عقلی [illegible] ہیں جو گویا معرفت سے خالی ہیں اور [illegible] قرآن بھی محض عقل اور منطق ہی کا چشمہ ہے جو خدا کی ذات اور صفات کی پہچان سے خالی ہے - یہہ سمجھ [illegible] سیّد صاحب حقیقت کے بیان کرنیوالے ہیں بیس برس تک میں اُنکا معتقد رہا - اور اگرچہ قرآن یہ جنکو



کالیت کے ساتھ ایمان نہ تھا پھر بھی میں بڑی بڑی دینی مخلوں میں کہہ سکتا تھا کہ قرآن میں بھی روشنی ہے وہ بالکل تاریک ہی تاریک نہیں - لیکن اب معلوم ہوا کہ مولوی صاحب پرانے زمانے کے حکما کی طرح محض عقل ہی کے قائل ہیں یہاں تک کہ اگر خدا کی ذات اور صفات بھی انکی عقل کے برخلاف ہو تو وہ اُس سے بھی انکار کرنے پر راضی ہیں - اور اسی کے ساتھ قرآن بھی ایک ایسی عقلی باتوں کا مجموعہ ہے کہ اگر کوئی امر اُسکے برخلاف تجربہ میں بھی ثابت ہو وہ اُسکو بھی باطل کر دیگا مولوی صاحب کے حقمیں اور نیز قرآن کے حقمیں مولوی آزرم کا قول مندرجہ حاشیہ صادق آتا ہے - نہ سید صاحب کی تفسیروں میں

> پائے استدلالیاں چوبیں بود
> [illegible] چوبیں سخت بے تمکیں بود

[illegible]خود قرآن میں جناب باری تعالیٰ کے عرفان اور انکی [illegible]کا تذکرہ پایا جاتا ہے - پھر اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات [illegible]ہو کچھ اور پاتے کو تفسیر اور قرآن سے سیری اور [illegible]ی نہیں ہوتی - نوجوان اہل اسلام کو جو اپنی جوانی کی [illegible]یں رہتے ہیں یہہ تفسیر پسند ہو تو ہو لیکن حقیقت کا طالب اُس سے اصلی تسلی جو عقل اُسکی تلاش کے ایک چیتکاروں میں سے ہے جسکا الہام اور عرفان اور محبت سے پتہ لگتا ہے نہیں ہوتی +

[illegible]ا بابو کیشب چندر سین صاحب کے اور [illegible]ے قطع نظر انھوں نے کچھ عرصہ سے ایک [illegible]ہفتہ وار اخبار بنام **دی نیو ڈسپنسیشن** [illegible]ی کیا ہے - اُس میں اِس بابو صاحب نے جو اول [illegible]ی سے خدا کی ذات اور صفات کے عاشق ہیں دینی امور لکھنے شروع کئے ہیں - لیکن ایسے دینی امور نہیں

کہ عقل سے خالی محض ہوں بلکہ ایسے دینی معاملات درج ہوتے ہیں جو صحیح عقل اور سچے فلسفہ اور باریک علم اور تجربہ سے ثابت ہوئے ہوئے ہیں - اِس معاملہ میں پھر وہی مباحثہ پیش آتا ہے کہ جو ہم سید صاحب کے ساتھ پچھلے برسوں میں کر چکے کہ محض عقل بلا علم اور فلسفہ اور تجربہ کے ہمکو ہماری اصلی منزل مقصود تک نہیں پہنچاتی - جب تک کہ عقل کا کوئی فعل صحیح علم اور صحیح فلسفہ اور تجربہ سے مطابق نہ ہو کبھی انسان کے حق میں مفید نہیں ہو سکتا - اُسمیں صدہا طرح کی ہو لغتیاں بلکہ غلطیاں ہونگی جو محض اسی کے نعل پر اُسکا قطعی فیصلہ نہیں ہو سکتا - بیدار مغز آدمی کی ہرگز سمجھ میں نہیں آسکتا کہ خدا کی محبت اور عرفان (خدا کی ذات اور صفات کی سچی پہچان) کے بغیر کیونکر وہ تسلی پذیر ہو - پرانے زمانے میں اشراقین ہوئے اور پھر متکلمین بھی پیدا ہو گئے - متکلمین صرف عقل کی پیروی کرتے تھے اور اشراقین مجرد عقل کے بھی پابند تھے اور عرفان ایزدی پر بھی فدا تھے - سید صاحب نے متکلمین کو پھر زندہ کر دیا اور بابو صاحب نے اشراقین کو ہماری آنکھوں کے روبرو کر دیا - ہمنے وہ مباحثے بھی دیکھے ہیں جو ان دو اولی العزم فرقوں میں ہوئے ہیں لیکن متکلمین کے مباحثات محض بے نمک پائے انکی ٹھیک مثال خشک بادلوں کی سی ہے کہ بہت شور مچائیں اور ایک قطرہ نہ برسیں - بیشک اشراقین کی تحریریں ایسی دلاویز کہ ہر طرح سے دلپر کام کرتی جاتی ہیں اور نہایت ہی اعلےٰ درجہ کا روحانی لطف آتا ہے - میں دیکھ رہا ہوں کہ کب صوبہ ممالک مغربی شمالی اور صوبہ اودہ اور صوبہ پنجاب میں انگریزی زبان الیسی تاثیر کرے جیسی کہ سے کم صوبہ بنگالہ میں - اُسوقت بابو کیشب چندر سین

صاحب کی مذہبی تحقیقاتیں بلکہ تدقیقاتیں جو انگریزی زبان میں ہیں مولوی سید احمد خان بہادر کے خیالات پر جو اردو میں ہیں غالب آوینگے +

ایڈیٹر صاحب!!! سید صاحب پر کمال درجہ کا افسوس ہے کہ انکی ساری عمر کے محض عقلی تجربوں نے انکو اس پیری میں جو انتہی کو پہونچے ہوئے ہیں مذہبی معاملات میں صریح دھوکا دیا افسوس + باقی آئندہ

راقم
صمیم

۹ - اکتوبر ۱۸۸۱ء

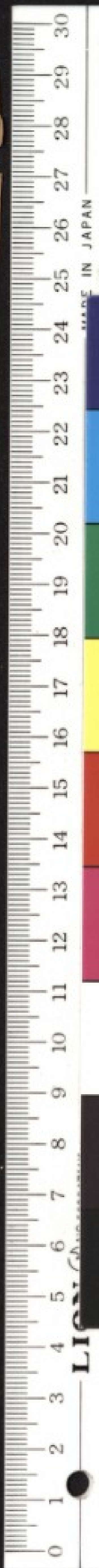
اخبارات تاربرقی

پیرس - پیرس میں افواہ ہے کہ ۲۹ تاریخ کی رات کو زار روس کی قتل کے لئے اقدام ہوا یعنے جبکہ زار موصوف ڈنمارک کے بادشاہ اور ملکہ کے ساتھ ایک ضیافت سے واپس آرہے تھے تو ایک قاتل نے حملہ کیا مگر لوگوں نے اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے +

تخفیف چندہ - گورنمنٹ ہوم نے گورنمنٹ ہند کی تحریک سے ہندوستان [illegible]ے امدادی چندہ کی تعداد جو فارس کی سفارت [illegible] اخراجات کے واسطے دیا گیا ہے بجائے ۱۲ ہزار [illegible] سالانہ کے ۲ ہزار پونڈ کر دیا ہے +

تقرر - ا[illegible]میں جب مسٹر او حلویصاحب رخصت فرلو سے واپس تشریف لائینگے تو ضلع حصار کے اہتمام پر مقرر ہونگے اور مسٹر ڈبلیو پارکر صاحب جو اسوقت وہاں کام کرتے ہیں بطور جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر کے ملتان کو تبدیل کئے جاوینگے +

امرتسر - ۲۹ ستمبر کو امرتسر میں سخت آندھی آئی اور بارش اور اولہ باری بھی ہوئی جس سے سول سٹیشن میں صدہا درخت



جڑ سے اوکھڑ گئے مگر یہہ طوفان ڈیڑھ گھنٹہ تک نہ رہا ہوگا
۲۳ الحجہ مینہ برساہے۔ تاریخ کو ۲۴۲ - اموات درج
رجسٹر ہوئیں کہ جنمیں ۱۵۰ بجے شمال میں جو تپ میں مبتلا ہوکر
چند گھنٹوں میں تشنج سے مرگئے ۲۹ تاریخ کو ۲۸۰ اشخاص
سے زیادہ مرے لاشیں گاڑیوں میں شہر کے باہر لیجاتی
جاتی ہیں جو مینوسپلٹی نے اس غرض سے کرایہ پر رکھی
ہوئی ہیں +

گورنمنٹ عالیہ ہند کی تجویز سے واضح ہوا کہ مکہ
معظمہ میں ہیضہ کی بیماری پھیلی ہوئی ہے۔ گو گورنمنٹ کا
یہہ منشا نہیں کہ حاجیوں کو ہندوستان سے حج کیواسطے
جانے سے روکا جاوے لیکن اُنکو بذریعہ اشتہار بذا
بیماری ہیضہ کے پھیلنے کی اطلاع دیجاتی ہے اور بیماری
مذکور کے خطروں سے آگاہ کیا جاتا ہے +

حضور ویسرائے - آگرہ میں حضور ویسرائے
صاحب چھاونی کے ایک عالیشان مکان میں فروکش
ہونگے اور کیمپ پریڈ میں خیمہ زن ہوگا - مہاراجہ
صاحب گوالیار و مہاراجہ صاحب بھرتپور و مہارانا
دھولپور اور راجہ سرونگر راؤ اپنے اپنے مکانات
میں رونق افروز ہونگے - صاحب کمشنر حضور ممدوح
کو سکندرہ میں ضیافت دینگے اور رومن کیتھلک
کالج کے طلبا کا کالج میں ملاحظہ ہوگا - حضور
ممدوح فتحپور سیکری کو بھی تشریف لیجاوینگے +

لودیانہ

جو خبر ہمنے ہفتہ گذشتہ میں جناب مسٹر ویکفیلڈ صاحب ڈپٹی کمشنر
بہادر کے آنیکی کہ صاحب موصوف ۹ اکتوبر کی شام کو انگر
۱۰ اکتوبر کو اپنے عہدہ کا چارج لینگے درج اخبار کی تھی سو

درست تھی صاحب ممدوح ضرور آئے مگر جمعہ کے روز ایک
چٹھی صاحب ممدوح کی پہونچی جس سے معلوم ہوا کہ ۱۵ یوم کی
رخصت زاید حاصل کرلی ہے اب ۲۵ اکتوبر کو تشریف
لاوینگے +

تہانہ سانہ وال کے علاقہ میں دو شخص یعنی ایک صوبہ دار
اور ایک جمعدار بنکر اور پیمانہ لیکر لوگوں کو فوجی ملازمت
کے بہانہ سے بھرتی کر رہے تھے جو پولیس نے گرفتار
کر لئے مقدمہ پولیس میں زیر تجویز ہے +

ہفتہ گذشتہ میں ہمنے لکھا تھا کہ یہاں کے اہل ہنود
و اہل اسلام میں اتفاق و میل جول اچھا رہیگا مگر ہفتہ
حال کی دو خبروں سے جو خاص شہر کی وقوع میں آئی
تھیں اتفاق رہتا ہوا نظر نہیں آتا ہے یعنے ایک ہندو نے
ایک مسجد والا میں جاکر مورت کو توڑ دیا اور پاخانہ بھی پھر
دیا دوسرے روز ایک سکھنگی نے مغرب کی اذان کیوقت
جب موذن اذاں دے رہا تھا سنگھ بجایا اسکی مفصل
کیفیت ضمیمہ نورافشاں میں درج ہے +

جو سوانگ دسہرہ کے روز مسلمانوں کے برخلاف نکلا
تھا اسکی بابت اکثر مسلمانوں میں چرچا ہو رہا ہے کہ ایسا امر
جو کبھی یہاں وقوع میں نہیں آیا تھا کیوں ہوا +

۷ اکتوبر سے ۱۰ اکتوبر تک رایٹ ہونیبل لفٹنٹ گورنر لاہور نے لودیانہ
میں قیام فرمایا اور اسیروز شام کیوقت گرجا گھر میں جو متصل کوتوالی
کے ہے وعظ کیا +

موسم نہایت عمدہ ہے تپ کی بیماری کی شکایت ہے مگر مہلک نہیں +
شہر میں افواہ ہے کہ اخباروں میں لکھا ہے کہ ۲۰ اکتوبر کو ایک بڑا بھاری
طوفان آئیگا سو ہم اطلاع دیتے ہیں کہ ایسی لغو خبروں پر ناظرین ہرگز
اعتبار نکریں یہہ خبر بھی اُسی زمرہ میں تصور کرنا چاہیے کہ تو نے کیا
قیامت آنیوالی ہے جسکا عرصہ اب صرف دو دن کا باقی ہے +
قمار بازی کا چرچا ہونے لگا ہے چنانچہ ۱۱ اکتوبر کو چند قمار باز

اشتہار

چرچ مشن سکول ڈیرہ اسمعیل خان کے لئے تین استادونکی
حاجت ہے۔ پہلا سکنڈ ماسٹر جس نے کلکتہ یا پنجاب
یونیورسٹی کا انٹرنس پاس کیا ہو - اور دو دو ٹیچر
جنہوں نے کسی نارمل سکول میں خاطر خواہ تعلیم پاکر
محکمہ تعلیم میں کام کیا ہو یا کرتے ہوں اور اپنی لیاقت و نیک
چلنی کا ثبوت دے سکتے ہوں منیجر صاحب ڈیرہ سکول
کی خدمت میں درخواست معہ اسناد بھیجدیں سکنڈ ماسٹر
کے لئے چالیس روپیہ اور دونیکو ٹیچروں کے لئے
فی کس پندرہ روپیہ ہوگی - لیکن اگر سائلوں یا
درخواست کنندوں کی لیاقت و تجربہ کا زیادہ
ثبوت مل سکے تو زیادہ کی گنجایش ہوگی +

راقم

اے بیلی ڈیرہ اسمعیل خان

اشتہار

ناظرین اخبار نورافشاں کو واضح ہو کہ ہم کتاب [illegible]
ضرورت قرآن کو جو کہ پادری جی ایل ٹھاکرداس [illegible]
تصنیف کی تھی شایع کرنے کی تجویز کرتے ہیں۔ [illegible]
مذکور کے ایکسو پچاس صفحہ ہونگے اور قیمت معہ محصول ڈاک
۵ روپے ہوگی بلا محصول ۴ اسلئے جو صاحبان کتاب مذکورہ بالا
خریدنا چاہتے ہیں درخواست ارسال فرمائیں فقط +

المشتہر

پادری ای - ایم ویری مہتمم مشن پریس لودیانہ

اشتہار

شایقین آئینہ قران کو اطلاع دیجاتی ہی کہ تمام کتاب چھپکر اب تیار ہو گئی ہی صرف ایک دیباچہ چھپنا باقی ہی جو عنقریب اب تیار ہونے والا ہی جن جن صاحبان نے قیمت پیشگی روانہ کر دی ہی اُن کی خدمت میں عنقریب آئینہ قران ارسال ہونے والی ہی اب التماس ہی کہ جن صاحبان نے درخواست بلا قیمت کے بھیجی ہی جائیکہ قیمت معہ محصول و بھیجدیں تاکہ کتاب مذکور ارسال کیجاوے اور جو صاحب اب درخواست کرنا چاہیں تو ۱۲ ار معہ محصول روانہ فرماویں صرف ۵۰۰ جلد طبع ہوئی ہیں اُمید ہی کہ ہاتھوں ہاتھ یہہ کتاب نایاب فروخت ہو جاوے گی - اور واضح رہے کہ بعض بعض صاحبان نے ہم سے دریافت کیا ہی کہ اس کتاب میں کسی قسم کا تغیر و تبدل تو نہیں سو ہم اطلاع دیتے ہیں کہ اس میں مضامین قرآن کے سوائے کچھ کمی و بیشی نہیں ہی جو کچھ ہی قرآن سے علاقہ رکھتا ہی اور یہہ بھی واضح رہے کہ قرآن کی ایسی فہرست ردیف وار آجتک جسمیں ہر ایک مطلب [illegible] تکلیف کے دستیاب ہو جاوے کبھی کسی نے [illegible] کی اور نہ ہندوستان میں موجود ہی اور یہی [illegible] ہی کہ اسکی رجسٹری کرائی گئی ہی کوئی شخص اسکو بغیر [illegible] کی اجازت کے چھاپ نہیں سکتا ہی +

المشتہر

پادری ویریصاحب سپرنٹنڈنٹ

مشن پریس لودیانہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۱ع

اشتہار

ہماری ایک جیبی گھڑی انگریزی چاندی کی لیور واچ جسپر گگ اینڈ کیلوی صاحبان کا نام کندہ ہی اور یہی نام اندر بھی ہی اور ہمارے نام کے حروف ڈھکنے کے اندر یوں - اے - ایچ (A.H.) لکھا ہی چوری گئی ہی - اُسکے ہمراہ ایک زنجیر پیتل کی گلٹ شدہ ایک سوتی ڈوری کی ہی - اسلیئے اشتہار دیا جاتا ہی کہ جو کوئی گھڑی مذکور کا پتا لگا دے یا لاکر دیوے تو مبلغ عہ بطور انعام کے دئے جاوینگے

المشتہر

اے - ایچ - ہال صاحب سرویر لودیانہ

۸ اکتوبر ۱۸۹۱ع

اشتہار

مشتریان نور افشاں

جب سے ہمنے اخبار نور افشاں جاری کیا ہی بعض بعض صاحبان نے اخبار تو خرید اگر قیمت تا حال ادا نہیں کی - اور بعضوں نے چار چار سال کا حساب دبا رکھا - تقاضے کیوقت خاموشی اختیار کرتے ہیں اور اخبار کو مال مفت سمجھکر لیئے جاتے ہیں اور بعضوں نے دو دو سال کا حساب بیباق نہیں کیا جب طلب کرتے ہیں تو جواب ندارد - عدالت چڑھنے اور روپیہ ڈوبجاتے ہوئے ہمکو شرم آتی ہی کیونکہ اپنے نادہند صاحبان کا ہمنے آجتک تحمل کیا ہے دیگر معطران نام تک بھی ظاہر نہیں کیا - اس سر دردی اور نقصان سے چھٹکارا پانے کے لئے اب ہم تجویز مندرجہ بالا پر عمل کرینگے - اگرچہ ہمارا خیال ہی کہ شاید کسیقدر خریدار کم ہو جاوینگے مگر نو نقد نہ تیرہ اُدھار کا معاملہ تو ہو جائیگا - مشتریان ذرا دستور العمل مندرجہ ذیل پر ملاحظہ فرماویں +

۱ - تمام صاحبان جنکے ذمہ بقایا حساب ہی آخیر نومبر ۱۸۹۱ء سے پیشتر مرحمت فرماویں - ورنہ بلا چاری ہم لینگے ہمکو دینا پڑیگا +

۲ - جو صاحب ۱۸۹۲ء کیواسطے اخبار نور افشاں خریدنا چاہیں آخیر دسمبر ۱۸۹۱ء تک پیشگی قیمت روانہ فرماویں ورنہ جن جن صاحبان کا حساب آخیر دسمبر ۱۸۹۱ء تک صاف ہو جاوے گا اُنکی خدمت میں بلا ادائیگی قیمت پیشگی اخبار روانہ نہ ہوگا

۳ - جنکے نام یکم جنوری ۱۸۹۲ء سے اخبار نہ پہونچے وے یہہ تصور فرماویں کہ ہمارا حساب بند ہوا +

المشتہر

پادری ویریصاحب سپرنٹنڈنٹ مشن

پریس ۷ اکتوبر ۱۸۹۱ء

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہی قیمت یہہ ہی سالانہ بلا محصول عہ معہ محصول ۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول اللعہ - ۳ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۱۲ ار - ۴ پرچہ کیواسطے معہ محصول عہ - ۵ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۱۲ ار - ۶ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۱۲ ار - ۱۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول ۱۲ ار قیمت بذریعہ منی آرڈر یا رجسٹری ڈاکخانہ میں بنام ... بھیجنی چاہیئے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویریصاحب کے اہتمام سے چھپا